سینٹ کا متفقہ اظہار تعزیت

حکومت پاکستان کے ایوان بالا (سینٹ) نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۸ء شام کے اجلاس میں حضرت شیخ رح کی وفات پر تعزیتی قرارداد منظور کی۔ اس نشست کی تفصیل یہ ہے۔

(سینٹ رپورٹنگ

جناب قائم مقام چیئرمین سید فضل آغا صاحب: جی طارق چوہدری صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کر دیجئے۔

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

یہ ایوان مولانا عبدالحق مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور اس ایوان کے معزز ممبران ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے قرب میں بہترین جگہ عطا فرمائے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ان قراردادوں کی نقل مرحوم کے لواحقین کو بھجوائی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ کہ ان قراردادوں کی نقل جو ہے وہ مرحوم کے لواحقین کو بھجوائی جائے جناب مولانا عبدالحق مرحوم بزرگ شخصیت اور مسلمانوں کے عظیم دینی راہنما تھے۔ مرحوم نے اپنی پوری زندگی ایک ہی جگہ پر ایک ہی لکڑی کی چوکی کے اوپر بیٹھ کر مسلمانوں کے بچوں کو دین کی تعلیم سے آراستہ کرنے میں صرف کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی تکمیل کے ساتھ اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ جب ہم ایسے اداروں میں جاتے ہیں تو ہمیں یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کس طرح اپنے دین کی حفاظت فرماتے ہیں اور کس طرح اس کی تکمیل کرتے ہیں اور کس طرح اس کو پھیلانے کے لیے سامان کرتے ہیں۔ ایک درویش آدمی جس کی گدڑی بالکل خالی ہے کروڑوں روپے میں ایک بلڈنگ بنی ہے۔ تیس، پینتیس لاکھ روپے سالانہ اس کے اخراجات ہیں۔ جدید اور دینی تعلیم وہاں دی جا رہی ہے سینکڑوں طلبہ ان کے پاس رہائش پذیر ہیں جن کے رہنے کا جن کے کھانے کا بندوبست وہ خود فرماتے ہیں۔ پھر اتنے طلبہ اور اساتذہ کی نگرانی کے بعد تصنیف و تالیف، لکھنے پڑھنے کے بعد وعظ کرنے اور اپنے علاقوں کی نمائندگی کرنے کے لیے بھی وہ وقت نکال لیتے ہیں۔ سترہ برس تک مولانا نے پارلیمنٹ میں اپنے علاقے کی بے باک نمائندگی فرمائی اور اپنی پوری زندگی انہوں نے پاکستان کے تحفظ، پاکستان کی بقا کے لیے پاکستان کی بہتری اور پاکستان کی بھلائی کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے کے لیے مشتہر کرنے کے لیے اس کے لیے تالیف و تصنیف میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

جناب چیئرمین: شکریہ پروفیسر خورشید صاحب

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین میں بھی آپ کے ریزولیوشن اور عزیزم طارق چوہدری کے ریزولیوشن کی پوری پوری تائید کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا عبدالحق اس دور میں قرونِ وسطیٰ کے علم و تقویٰ کی ایک زندہ مثال تھے۔ انہوں نے علم و تحقیق کی بھی خدمت کی

اور طلبہ کی دینی، اخلاقی تربیت کے ذریعے سے ایک نسل تیار کی جس نے دین کی خدمت کی۔ ان کے شاگردوں نے جہادِ افغانستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس پورے علاقے میں پاکستان و افغانستان میں ان کے شاگردوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ ان کا اہم کنٹری بیوشن خود جہاد افغانستان کی تقویت میں ہے — جناب والا! میں آپ کو یاد دلاؤں اس پیرانہ سالی کے باوجود نفاذ شریعت کی مہم میں اور خصوصیت سے پرائیویٹ شریعت بل، اس کی تیاری پارلیمنٹ میں، اس کے لیے فضا کو ہموار کرنا عوامی جدوجہد میں شرکت، ذاتی طور پر جو احتجاج ہوا اس میں شرکت۔ یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو ان کی ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس ایوان کے تمام شرکاء کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات کہوں گا کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن ان کے اٹھنے سے علم کا ایک بڑا خزانہ اٹھ گیا۔ ایک بڑا سرمایۂ دولت سے ہم محروم ہو گئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ دینی اور علمی تحقیق اور جہاد ان میدانوں میں جو انہوں نے روشن مثال قائم کی ہے اس پر چلیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اس خلا کو پُر کریں۔ ان جذبات کے ساتھ میں تائید کرتا ہوں آپ کے اور طارق چوہدری کے ریزولیوشن کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب محمد علی خان صاحب

جناب محمد علی خان ہوتی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب کہا جاتا ہے کہ موت العالِم موت العالَم۔ یعنی ایک عالم کی موت ساری دنیا کی موت ہوا کرتی ہے۔ جناب والا! مولانا عبدالحق صاحب ایک نہایت ہی متقی اور پرہیزگار عالمِ دین تھے جن پر نہ صرف اہالیانِ صوبہ سرحد کو بلکہ میں سمجھتا ہوں سارے پاکستان کو فخر تھا۔ انہوں نے دین کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی اور وہ پاکستان کے ان جید علماء میں سے تھے جن کو دارالعلوم دیوبند میں پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ بعد میں انہوں نے اکوڑہ خٹک میں ایک دارالعلوم قائم کیا جس میں نہ صرف ملک کے اندر کے سٹوڈنٹس تھے بلکہ افغانستان کے طلبہ بھی وہاں سے مستفید ہوتے رہے ہے اور وہاں کی ٹریننگ کی وجہ سے وہی لوگ آج بڑی طاقت کے ساتھ برسرِپیکار ہیں۔ جناب والا! ملک میں ایسے لوگوں کی بہت زیادہ کمی ہے اور ان کی وفات سے ملک ایک نہایت جید عالم کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب سرتاج عزیز صاحب

جناب سرتاج عزیز وفاقی وزیر: جناب چیئرمین صاحب! مولانا عبدالحق نے جس خلوص اور محنت سے اپنی زندگی اسلام اور علم کے لیے وقف کی وہ ہم سب کے لیے ایک مثال اور ایک مشعل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ہمارے ملک میں بہت کم ہستیاں ایسی گذری ہوں گی جنہوں نے ایک ایسے دارالعلوم کا قیام اپنی محنتوں اور کوششوں سے کیا جو پورے علاقے بلکہ پاکستان کے بہت سے حصوں کے لیے ایک اہم درسگاہ کی شکل اختیار کر گئی اور میں سمجھتا ہوں اس سارے علاقے میں اس وقت ان کے شاگردوں کی جو تعداد ہے وہ ہزاروں نہیں بلکہ ایک لاکھ سے زیادہ پہنچ چکی ہو گی اور ان کے جنازے میں مجھے شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس میں جس عقیدت اور محبت سے ان کو سپردِ خاک کیا گیا وہ بجائے خود ان کی خدمات کے لیے ایک اہم پیغام تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ان کا دارالعلوم ان کے جانے کے بعد اسی طرح تمام قوم کے لیے ایک مشعلِ راہ بنے۔ اسلام اور اپنی علمیت کی بدولت وہ نور جو انہوں نے اپنی زندگی میں اور روحانیت کا وہ پیغام جو انہوں نے اپنے درسوں میں اپنے شاگردوں کے ذریعے پھیلایا وہ اسی طرح پھیلتا رہے تاکہ دنیاوی اور دینی زندگی کا یہ امتزاج جو اس دارالعلوم نے پیش کیا اس کی تقلید میں اور بھی ایسے دارالعلوم ہمارے ملک میں قائم ہوں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو رحمت اور جنت نصیب کرے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب زازادہ جہانگیر شاہ صاحب

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں جناب مولانا صاحب سے ذاتی طور پر بھی واقف تھا اور ذہنی طور پر بھی متاثر تھا۔ جہاد تین قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک جہاد نفس سے ہوتا ہے ۔ ایک جہاد مال سے ہوتا ہے ۔ ایک جہاد قلم سے ہوتا ہے ۔ اس نے قلم کا جہاد ساری عمر جاری رکھا۔ اس نے اسلام کی تبلیغ کی اور اپنے مدرسہ حقانیہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء صاحبِ علم ہوئے اور ملک میں پھیل گئے۔ اسلام کا ٹمٹماتا ہوا چراغ جو انگریزوں کے بعد اس ملک سے ناپید ہونے کے درپے تھا اس شمع کو اس نے بجھنے نہیں دیا ۔ یہ ان کا ملک پر بڑا احسان ہے ۔

اجر تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ جو اجر دیتا ہے وہ ہمارے اجر سے ہزار گنا زیادہ ہے ۔ انہوں نے اللہ کے دین کی خدمت کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں وہ مقام دے گا جس کے وہ حقدار ہیں ۔ جب ہم آخرت میں ملیں گے تو ہمیں یہ حیرت ہو گی کہ جس شخص نے ساری عمر ایک کوٹھی میں ایک حجرہ میں صرف تبلیغ دین کے لیے گذاری ہو، اس کا مقام کہاں ہے اور وہ لوگ جو تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور عیش و عشرت میں ڈوبی ہوئی زندگی گذارتے تھے وہ کہاں ہیں

دین کی خدمت انسان کا سب سے اولین فرض ہے ۔ دین کو اپنے آپ پر نافذ کرنا اور دوسروں کو بتانا، نہ صرف بتانا بلکہ عمل کر کے دکھانا ہی دین کی اصل خدمت ہے ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ بات نہ کہو جو تم نہیں کر سکتے ۔ انہوں نے وہی بات کہی جو خود بھی کرتے تھے اور دوسروں کو بھی بتاتے تھے۔ جب کوئی شخص ہم سے جدا ہو جاتا ہے تو دوسرے انسان بے بس ہو جاتے ہیں۔ کسی کا بھی کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ جانے والے کو روک سکے ۔ صرف ہم اس کے لیے دعا کر سکتے ہیں ۔ اس کی مغفرت کے لیے دعا کر سکتے ہیں اور اس مدرسے کی خدمت کرنی چاہیے جہاں وہ دین کی تعلیم دیتے تھے تاکہ وہ مرجھا نہ جائے بلکہ اس میں اور بالیدگی اور زندگی آنی چاہیے تاکہ وہ اس قابل ہو جائے کہ یہاں سے دین کی تبلیغ کے لیے زیادہ مبلغ پیدا ہوں ۔ اس زمانے میں دین کے بارے میں لوگوں کے ذہن میں یہ بات پیدا ہو گئی ہے کہ بس یہ تو ایک ملاؤں کا ادارہ ہے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بات نہیں ۔ ہمیں تو چاہیے کہ ہم دنیا کو سائنٹیفک طریقے سے بتائیں کہ اگر آپ نے بہتر زندگی گذارنی ہے اور انسانوں کی خدمت کرنی ہے ، سماج کو بہتر بنانا ہے تو صرف یہی دین ہے جو قرآن و سنت میں ہے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیے ایک کام اور ذکر چھوڑ گئے ہیں ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ادارہ کی مدد کریں ۔ یہ خدمت ان کی خدمت ہو گی ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور یہ بھی توفیق دے کہ وہ بھی دینی معاملات میں اسی طرح منہمک رہیں جس طرح وہ رہتے ہیں اور یہ لوگوں کی خدمت کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اب میں پروفیسر خورشید احمد صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا مانگیں۔

جناب وسیم سجاد وفاقی وزیر انصاف و پارلیمانی امور : جناب والا! (میں بھی کچھ کہوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب

(سابق وفاقی وزیر انصاف و پارلیمانی امور)

حال چیئرمین سینٹ

جناب ! میں حکومت کی جانب سے اس قرارداد کی حمایت کرنے پر فخر محسوس کرتا ہوں ، مرحوم مولانا عبدالحق ایک عظیم مذہبی سکالر اور سیاسی رہنما تھے انہوں نے اپنے پسماندگان میں ملک میں ایک وسیع تعداد شاگردوں اور اپنے مریدوں کی چھوڑی ان کا وصال ایک عظیم قومی سانحہ ہے ، صدر پاکستان ، سینئر وزیر اور دیگر وزیروں کی مولانا مرحوم کے آخری رسومات میں شرکت اس بات کی دلیل ہے کہ ملک میں مولانا کو کیا مقام حاصل تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : پروفیسر خورشید صاحب! دعا مانگیے

(اس موقع پر ہاؤس نے مولانا عبدالحقؒ کی روح کے ایصالِ ثواب کے لیے دعا مانگی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جو قرارداد طارق چوہدری صاحب نے پیش کی ہے وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

"یہ ایوان مولانا عبدالحق مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور اس ایوان کے معزز ممبران ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں

(بقیہ صفحہ ۹۴۲ پر)